ہفتہ وار رسالہ: 180

WEEKLY BOOKLET: 180

ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

صفحات: 17

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شانِ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ

دُعائے عطّار

یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "شانِ صدیقِ اکبر" پڑھ یا سُن لے اُس کو بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں جنّتی ابنِ جنّتی، صحابی ابنِ صحابی حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ حضرت سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ: نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھنا گُناہوں کو اِس قدر جلد مٹاتا ہے کہ پانی بھی آگ کو اُتنی جلدی نہیں بُجھاتا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سَلام بھیجنا گردنیں (یعنی غلام) آزاد کرنے سے اَفضل ہے۔

(تاریخِ بغداد ج ۷ ص 172)

جو ہو مریضِ لادوا یا کسی غم میں مُبتلا
صبح و مسا پڑھے سدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

ایمان اَفروز خواب

اِسلام کا سورج طُلوع ہونے سے پہلے زمانۂ جاہلیت کے دَور میں ایک نیک سیرت تاجر (یعنی بزنس مین) مُلکِ شام تجارت (یعنی بزنس) کے لیے گیا، وہاں اُس نے ایک خواب دیکھا، جو "بحیرا" نامی راہب کو سنایا۔ اُس راہب نے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اُس تاجر نے جواب دیا: "مکے سے۔" اُس نے پھر پوچھا: "کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟" تاجر نے بتایا: "قریش سے۔" پوچھا: "کیا کرتے ہو؟" کہا: تاجر (یعنی بزنس مین)

ہوں۔“ وہ راہب کہنے لگا: ”اگر اللہ پاک نے تمہارے خواب کو سچا فرما دیا تو وہ تمہاری قوم میں ہی ایک نبی مبعوث فرمائے گا(یعنی بھیجے گا)، اُن کی زِندگی میں تم اُن کے وَزیر ہوگے اور وِصال شریف (Death) کے بعد اُن کے جانشین ہوگے۔“ اُس نیک سیرت تاجر نے اپنا یہ خواب اور اِس کی تعبیر کسی کو نہ بتائی جب اِسلام کا سُورج طلوع ہوا، اللہ کریم کے آخری رسول، رسولِ مقبول، گُلشنِ رسالت کے مہکتے پُھول صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِعلانِ نبوت فرمایا تو اِس تاجر کو مُلکِ شام میں دیکھے جانے والے اُس کے خواب اور اُس کی تعبیر کا واقعہ بطورِ دلیل خود ہی اِرشاد فرمایا جسے سُنتے ہی وہ نیک سیرت تاجر حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گلے لگ گیا اور پیشانی مبارک چومتے ہوئے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اِس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اُس نیک سیرت تاجر کا کہنا ہے: ”اُس دِن میرے اِسلام لانے پر مکۂ پاک میں نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ کوئی خوش نہ تھا۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص 83)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ نیک سیرت تاجر کون تھے؟۔جی ہاں! یہ مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ، سب سے بڑے مُتّقی (یعنی پرہیزگار) جنّتی ابنِ جنّتی، صحابی ابنِ صحابی یارِ غار و یارِ مزار حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔

سب سے زیادہ سَعادت مند

”سُبُلُ الْهُدٰى وَالرَّشَاد“ میں ہے: حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ نے ایک خواب دیکھا کہ مکۂ پاک میں ایک چاند نازل ہوا ہے، دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاند پھٹ گیا اور اُس کے ٹکڑے مکۂ پاک کے ہر گھر میں داخل ہوگئے ہیں پھر چاند کے ٹکڑے اِکٹھے ہوگئے

اور وہ چاند آپ کی گود میں آگیا۔ آپ رَضِیَ اللہ عَنْہ نے اِس کی تعبیر پوچھی تو بتایا گیا کہ وہ نبیِ آخرُ الزماں صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جن کا اِنتظار ہے، آپ اُن کی اِتباع (Follow) کرنے والے اور لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند ہوں گے۔ پس جب اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی، محمدِ عربی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِعلانِ نبوت فرمایا اور آپ کو اِسلام کی طرف بُلایا تو آپ نے بِلا تاخیر فوراً اِسلام قبول کرلیا۔ (سبل الھدیٰ والرشاد، 303/2) اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیاں ہو کِس زباں سے مرتبہ صدیقِ اکبر کا ہے یارِ غار محبوبِ خُدا صدیقِ اکبر کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تعارف

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ، اَمیرُ المؤمنین حضرتِ صِدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا نام مبارک عبدُ اللہ، کُنیت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق اَلقاب ہیں۔ صِدّیق کا معنیٰ ہے: "بہُت زیادہ سچا۔" آپ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مشہور ہوگئے تھے کیونکہ ہمیشہ سچ ہی بولتے تھے اور عتیق کا معنیٰ ہے: "آزاد" اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا: "اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُم دوزخ کی آگ سے آزاد ہو۔" اِس لئے آپ کا لَقب "عتیق" ہوا۔ (تاریخُ الخُلفاء ص ۲۹) آپ رضی اللہ عنہ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نَسب رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ عامُ الْفِیل (یعنی جس سال نامراد اَبرہہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کعبۂ مشرفہ پر

حملہ آور ہوا تھا۔اُس) کے تقریباً اَڑھائی سال بعد مکے شریف میں پیدا ہوئے۔

اِلٰہی! رَحم فرما! خادمِ صِدّیقِ اکبَر ہوں — تری رَحمت کے صدقے، واسِطہ صِدّیقِ اکبَر کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! — صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حُلیہ مبارک

مُسلمانوں کی پیاری پیاری اَمّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہِرہ عابِدہ عَفیفہ رَضِیَ اللّٰہ عَنہَا سے پوچھا گیا: ”حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ عَنہ کا حُلیہ (مبارک) کیسا تھا؟“ فرمایا: ”آپ کا رَنگ سَفید، جسم کمزور اور رُخسار کم گوشت والے تھے، کمر کی جانب سے تہبند کو مضبوطی سے باندھا کرتے تھے تاکہ لٹکنے سے محفوظ رہے، آپ کے چہرۂ مبارک کی رَگیں واضح نظر آتی تھیں، اِسی طرح ہتھیلیوں کی پچھلی رَگیں بھی صاف نظر آتی تھیں۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۵)

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق — سَروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق

ضروری مسئلہ

فضائل و مَراتب (یعنی مرتبوں) کے اِعتبار سے مسلکِ حق اَہلِ سُنَّت و جماعت کے نزدیک ترتیب بیان کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اعلیٰ و اَدنیٰ (اور اِن میں اَدنیٰ کوئی نہیں) سب جنَّتی ہیں، بعد اَنبیا و مرسلین (علیہم السلام)، تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و مَلک (یعنی انسانوں، جنوں اور فرشتوں) سے اَفضل ”صدّیقِ اکبر“ ہیں، پھر عمر فاروقِ اعظم، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رضی اللّٰہ عنہم، خُلَفائے اَربعہ راشدین (یعنی چار خُلَفائے راشدین) کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ و حضراتِ حسنین و اَصحابِ بدر و اصحابِ بَیْعَۃُ الرِّضْوان (عَلَیہِمُ الرِّضْوان) کے لیے اَفضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنَّتی

ہیں۔افضل کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ پاک کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو،اِسی کو کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔(بہارِ شریعت،1/241تا245ملخصا)

مصطفٰے کے سب صحابہ جنّتی ہیں لا جرَم　　سب سے راضی حق تعالٰی سب پہ ہے اُس کا کرم

ہر صحابیِ نبی	جنّتی جنّتی	حضرتِ عثمان بھی	جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی	جنّتی جنّتی	فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی	جنّتی جنّتی	ہر زوجۂ نبی	جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سب سے بڑا مُتّقی

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت!مُسلمانوں کے پہلے خلیفہ،صحابی ابنِ صحابی،جنّتی ابنِ جنّتی حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان و عظمت کے کیا کہنے!آپ کے فضائل آسمان کے تاروں،زمین کے ذَرّوں کی طرح بے شمار ہیں،آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل قرآنِ کریم میں بیان کئے گئے،مصطفٰی جانِ رَحمت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے آپ کی فضیلت بیان فرمائی بلکہ فرشتوں کے سردار حضرتِ جبرائیل علیہ السلام بھی حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے پیار کرتے ہیں۔اللہ پاک قرآنِ کریم میں پارہ 30،سورۃُ الَّیْل آیت نمبر 17 تا 21 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور بہت جلد اُس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے

رَبِّهِ الۡاَعۡلٰی ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ﴿۲۱﴾ صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا۔ (پ30، اللیل:17تا21)

آج سے تقریباً آٹھ سو سال پُرانے بُزرگ حضرتِ امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ تفسیرِ کبیر میں اِرشاد فرماتے ہیں: "مفسّرینِ کرام (رحمہم اللہ) کا اِس بات پر اجماع (یعنی اِتفاق) ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ اَمِیرُ الْمُؤمنین حضرتِ ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بارے میں نازل ہوئی۔" (تفسیر کبیر، 187/11)

خُدا اِکرام فرماتا ہے اَتْقٰی کہہ کے قرآں میں کریں پھر کیوں نہ اِکرام اَتْقِیا صدیقِ اکبر کا

شانِ نُزُول

جب حضرتِ صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے (مؤذنِ رسول) حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفّار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا اُن پر کوئی اِحسان ہو گا جو اُنہوں نے اِتنی مہنگی قیمت دے کر اِنہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اِس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اِس آیت اور اِس کے بعد والی آیت میں ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا یہ فعل محض (یعنی صِرف) اللہ پاک کی رِضا کے لئے ہے کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ (خازن، اللّیل، تحت الآیۃ:19-20، 385/4)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! یاد رہے کہ حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اِسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا جیسے حضرتِ عامر بن فُہیرہ، حضرتِ اُمِّ عُمیس اور حضرتِ زِہرہ رَضِیَ اللہُ

عَنۡھُمۡ اورآپ رضی اللہ عنہ کی اِسلام کی دعوت عام کرنے کی بَرَکت سے پانچ وہ صحابۂ کرام علیھم الرضوان مُشرف بہ اِسلام ہوئے جن کا شُمار **"عَشَرہ مُبَشَّرہ"** میں ہوتا ہے۔(عشرہ مبشرہ وہ دَس صحابۂ کرام ہیں جن کو اُن کی زندگی میں ہی اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی خوشخبری عطافرمادی تھی۔)

وہ دَسوں جن کو جنّت کا مُژدہ مِلا اُس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

ہر صحابیٔ نبی	جنّتی جنّتی	حضرتِ عثمان بھی	جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی	جنّتی جنّتی	فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی	جنّتی جنّتی	ہر زوجۂ نبی	جنّتی جنّتی

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ بلال (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) کی خریداری پر حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے صدیقِ اکبر (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) کے لیے فرمایا تھا: اے ابو بکر! بلال کی خریداری میں ہم کو بھی اپنے ساتھ ملالو، آدھی قیمت ہم سے لے لو ہم تم دونوں اِن کے خریدار۔ تو حضرتِ صدیق (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) تڑپ گئے قدموں پر فدا ہو کر بولے: حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں بھی آپ کا غلام، بلال بھی آپ کے غلام، حضور! میں نے اِنہیں آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے لیے خریدا ہے میں نے اِنہیں آزاد کردیا۔ (حضرتِ) بلال (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ) نے جب چہرۂ مصطفٰی دیکھا تو چہرۂ پاک دیکھتے ہی غش کھا کر بے ہوش ہوگئے، حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اپنی چادر سے (اُن کے) چہرے کا گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا: اُوۡذِیۡتَ فِی اللہِ کَثِیۡرًا یعنی اے بلال تجھے

اللہ کی راہ میں بڑی اذیتیں پہنچیں۔

مزید فرماتے ہیں کہ اے صدیق! تُم پر لاکھوں سلام کہ تُم نے ہم سب مسلمانوں کے آقا حضرتِ بلال کو آزاد کیا۔ تم نے ہمارے آقا حضرتِ بلال کو آزاد کیا تم ہمارے آقا کے آقا ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/352)

گدا صدیقِ اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیقِ اکبر کا

جنّتِ عدن کا حقدار کون؟

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرتِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے تو اللہ پاک نے جنّتِ عدن سے اِرشاد فرمایا: مجھے اپنی عزّت و جلال کی قسم! تجھ میں صِرف اُنہی لوگوں کو داخل کروں گا جو اِس پیدا ہونے والے (یعنی حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے محبت رکھے گا۔ (مختصر تاریخِ دمشق، 13/69)

تُو ہے آزاد سَقر سے تِرے بندے آزاد ہے یہ سالک بھی تِرا بندۂ بے زَر صدیق

زمین سے زیادہ آسمان پر شہرت

جنّتی صحابی حضرتِ ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرتِ جبریلِ امین (علیہ السلام) بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئے اور ایک کونے میں بیٹھ گئے، حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ وہاں سے گُزرے تو جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: "یا رسول اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں۔؟" تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اے جبریل! کیا تم آسمان میں رہنے والے اِنہیں پہچانتے ہو؟" حضرتِ جبریلِ امین (علیہ السلام) نے عرض کیا: "اُس رب کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے! ابو بکر زمین کی بہ نسبت آسمانوں میں زیادہ مشہور ہیں

اور آسمانوں میں اُن کا نام "**حلیم**" ہے۔" (الریاض النضرۃ، ج۱، ص۸۲)

"حضرتِ ابوبکر صدیق" کے 14 حُروف کی نسبت سے

14 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) جسے دَوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا ہو وہ "ابو بکر" کو دیکھ لے۔

(معجم اوسط، 456/6، حدیث: 9384)

(2) ابو بکر کی محبت اور اِن کا شکر میری تمام اُمت پر واجب ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص۴۴)

(3) ابو بکر! میری اُمّت میں سب سے پہلے جنّت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہوگے۔

(ابو داؤد، 280/4، حدیث: 4652)

(4) (اے ابو بکر!) تم آگ سے اللہ پاک کے آزاد کئے ہوئے ہو۔ (ترمذی، حدیث: 3699)

(5) "اے ابُوالحسن (یعنی حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا:) میرے نزدیک ابو بکر کا وہی مقام ہے جو اللہ پاک کے ہاں میرا مقام ہے۔" (الریاض النضرۃ، 185/1)

(6) اللہ پاک نے کچھ جنّتی حُوروں کو پھولوں سے پیدا فرمایا ہے اور اُنہیں گلابی حوریں کہا جاتا ہے، اُن سے صِرف نبی یا صدیق یا شہید ہی نکاح کر سکتے ہیں اور ابو بکر کو ایسی چار سو (400) حُوریں عطا کی جائیں گی۔ (الریاض النضرۃ، ۱، ص۱۸۴)

(7) مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابو بکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔" (مجمع الزوائد، الحدیث: ۱۴۲۹۶، ج۹، ص۱۹)

(8) مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اُس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک روزِ قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔" (ترمذی، حدیث: ۳۶۸۱، ۵/۳۷۴)

(9) ”ابو بکر دُنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے، اللہ پاک اِس پر رحم فرمائے اور اللہ کے رَسول کی طرف سے اِسے بہتر جزا دے کہ اِس نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی ہے۔ (الریاض النضرۃ، ج۱، ص۱۳۱)

(10) ابو بکر پر کسی کو فضیلت مت دو کہ وہ دُنیا و آخرت میں تم سب (صحابہ) سے اَفضل ہے۔“ (الریاض النضرۃ، ج۱، ص۱۳۷)

(11) میری اُمت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابو بکر صدیق ہیں۔ (ترمذی، حدیث: ۳۸۱۵ ملتقطاً)

(12) اے ابو بکر! اللہ پاک روزِ قیامت مخلوق پر عام تجلّی فرمائے گا اور تم پر خاص تجلّی فرمائے گا۔ (لسان المیزان، 114/2، رقم: 1783)

سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمت کے لئے ‌ ‌ اِن ستاروں میں بنے مہرِ منوّر صدیق
اِن کے مَدّاح نبی اِن کا ثنا گو اللہ ‌ ‌ حق ابُوالفضل کہے اور پیمبر صدیق

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ‌ ‌ صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

عاشقِ اکبر کا عشقِ رسول

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غارِ ثور کی طرف جا رہے تھے تو حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ عَنْہ کبھی حضور (صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے چلتے، حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں بیٹھے ہوئے دشمنوں کا خیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں، کہ کہیں آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم خطرے کی صورت میں میرے آگے مرنا پسند کرتے ہو؟

عرض کی: رَبِّ ذُوالْجَلَال کی قسم! میری یہی آرزو ہے۔ (عاشقِ اکبر، ص31)

پروانے کو چراغ تو بُلبل کو پھول بس صِدّیق کے لیے ہے خدا کا رَسول بس

"قطعی جنّتی" (یعنی یقینی جنّتی) کے 8 حُروف کی نسبت سے 8 خصوصیاتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

(1) آپ نے حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری مبارک زندگی میں 17 نمازیں پڑھائیں۔

(2) آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن کریم کو جمع فرمایا۔ (عمدۃ القاری، 534/13)

(3) آپ سب سے پہلے حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیساتھ نماز پڑھنے والے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص25)

(4) اہلِ سنَّت کا اِس پر اِتفاق ہے کہ انبیاو مرسلین (علیہم السلام) کے بعد تمام انسانوں، جنوں اور فرشتوں سے آپ اَفضل ہیں۔

(5) آپ نے اپنی مبارک زندگی کے 47 سال حضور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ گزارے۔ (فتاوٰی رضویہ، 28/457 تسہیلاً ملخصاً ملتقطاً)

(6) آپ وہ خوش نصیب ہیں کہ خود صحابی، والد صحابی، بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور نواسے صحابی، رضی اللہ عنہم (تاریخِ ابن عساکر، 19/30) آپ کے عِلاوہ یہ اِعزاز کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

(7) آپ نے سب سے پہلے مسجدُ الحرام شریف میں خطبہ دیا۔ (تاریخ ابن عساکر، رقم: 3398)

(8) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ (لمعات التنقیح، 500/6)

چمنستانِ نبوت کی بہارِ اوّل گُلشنِ دیں کے بنے پہلے گُلِ ترصدیق

عِلمِ تعبیر

حضرتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عِلمِ تعبیر میں مہارت کا راز یہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے یہ علم براہِ راست بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پایا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے خوابوں کی تعبیر بتانے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں یہ عِلم "ابوبکر" کو سکھاؤں۔(تاریخ ابن عساکر، حدیث: ۶۳۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

منظورِ نظر

امامِ اہلسنّت سَیِّدُنا اِمام ابُو الْحَسن اَشْعَرِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو بکر ہمیشہ اللہ پاک کی نظرِ رضا سے منظور رہے۔(ارشاد الساری، 370/8 ملخصاً)

حضرت امام عبدُ الوہّاب شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ "اَلْیَوَاقِیْت وَالْجَوَاھِر" میں فرماتے ہیں: اللہ کریم کے آخری نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تمہیں وہ والا دِن یاد ہے؟ عرض کی: ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اُس دِن سب سے پہلے حضور نے "بَلٰی" فرمایا تھا۔(اس سے مُراد روزِ میثاق ہے، جب اللہ پاک نے سارے اِنسانوں کی رُوحوں سے فرمایا تھا "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟" تو سب نے "بَلٰی" یعنی "کیوں نہیں" کہا تھا۔)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ روزِ اَلَسْتُ (یعنی میثاق کے دِن) سے روزِ ولادت اور روزِ وِلادت سے روزِ وفات اور روزِ وفات سے اَبَدُ الآباد (یعنی ہمیشہ ہمیشہ) تک سردارِ مسلمین ہیں۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص62)

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیقِ اکبر ہے
نبی صدیقِ اکبر کا خدا صدیقِ اکبر کا

دُنیا سے بے رَغبتی

جنّتی صحابی حضرتِ زید بن اَرقم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پینے کے لئے پانی طلب فرمایا تو ایک کٹورے (برتن) میں پانی اور شہد

پیش کیا گیا۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُسے منہ کے قریب کیا تو رو پڑے اور حاضرین کو بھی رُلا دیا پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تو خاموش ہو گئے لیکن لوگ روتے رہے۔ (اُن کی یہ حالت دیکھ کر) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر رِقت طاری ہوگئی اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ دوبارہ رونے لگے یہاں تک کہ حاضرین کو گمان ہوا کہ وہ اب رونے کا سبب بھی نہیں پوچھ سکیں گے، پھر کچھ دیر کے بعد جب اِفاقہ ہوا تو لوگوں نے عرض کی: کس چیز نے آپ کو اس قدر رُلایا؟ امیرُ المؤمنین حضرتِ صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے آپ سے کسی چیز کو دور کرتے ہوئے فرما رہے تھے، مجھ سے دور ہو جا، مجھ سے دور ہو جا، لیکن مجھے آپ کے پاس کوئی چیز دِکھائی نہیں دے رہی تھی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کس چیز کو اپنے آپ سے دور فرما رہے ہیں جبکہ مجھے آپ کے پاس کوئی چیز نظر نہیں آرہی؟ سرکارِ دوجہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دُنیا تھی، جو بَن سَنور کر میرے سامنے آئی تو میں نے اِس سے کہا: مجھ سے دور ہو جا تو وہ ہٹ گئی۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو مجھ سے بچ گئے لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد آنے والے نہ بچ سکیں گے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے خوف ہوا کہ دُنیا مجھ سے چمٹ گئی ہے۔ بس اِسی بات نے مجھے رُلا دیا۔

(مسند بزار، ۱/۱۹۶، حدیث: ۴۴)

یقینا مَنبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں ــ حقیقی عاشقِ خیرُالوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں
نہایت مُتقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں ــ تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ــ صَلَّی اللہُ علٰی محمّد

شانِ صدیقِ اکبر

عظیم تابعی بُزرگ حضرتِ سعید بن جُبَیر رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس (سورۃ الفجر کی) یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کی گئیں:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارۡجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرۡضِیَّةً ﴿۲۸﴾ فَادۡخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ ﴿۲۹﴾ وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ﴿۳۰﴾

(پ30، الفجر: 27تا30)

ترجمۂ کنز الایمان: اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تُو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔

تو حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا: یہ کتنا اچھا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہاری موت کے وقت فرشتہ ضرور یہ کہے گا۔

(تفسیر طبری، 581/12، حدیث: 37213)

سرکار اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رَحمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنہ) جب سے خدمتِ اقدس (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہوئے کسی وقت جُدا نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ بعدِ وفات بھی پہلوئے اَقدس میں آرام فرما ہیں۔

ایک مرتبہ حضورِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے دستِ اقدس میں حضرت صدیق (رَضِیَ اللہُ عَنہ) کا ہاتھ لیا اور بائیں دستِ مُبارک میں حضرت عمر (رَضِیَ اللہُ عَنہ) کا ہاتھ لیا اور فرمایا: ہم قیامت کے روز یوہیں اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی، 378/5، حدیث: 3689)

اِنتقال شریف

عاشقِ اکبر حضرتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ 22 جُمادَی الاُخریٰ سن 13ھ بروز پیر شریف 63 سال کی عمر میں دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی، 557/3، حدیث: 6663)

بوقتِ وفات زبانِ مبارک پر آخری کلمات یہ تھے: اے پروردگار! مجھے اِسلام پر موت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔(الریاض النضرۃ، 258/1)

کلمۂ شہادت کی بَرکت

حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اُن کی وفات شریف کے بعد لوگوں نے (خواب میں دیکھا) دیکھا اور پوچھا کہ اے امیرُ المؤمنین! آپ اپنی زبان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ اِس زبان نے مجھے ہلاکت کی جگہوں میں گرایا ہے تو اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اِسی سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ پڑھا تھا، تو اِسی زبان نے مجھے جنت میں داخل کر دیا۔(احیاء العلوم، ۴/۴۳۱)

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو بَنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! عاشقِ اکبر، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی ہمارے لئے بہترین مثال ہے، آپ رضی اللہ عنہ فَنَافِی الرَّسُوْل کے عظیم درجے پر پہنچے ہوئے تھے۔ آپ کی ہر ہر اَدا گویا سُنّتِ مصطفٰے تھی۔ اے کاش! صد کروڑ کاش! ہم غُلامانِ صدیقِ اکبر بھی سُنّتِ مصطفٰے پر مضبوطی سے عمل کرنا شروع کر دیں، نہ صِرف خود بلکہ گھر گھر نیکی کی دعوت پہنچا کر دوسروں کو بھی سُنتوں پر چلا کر اِس شان سے دُنیا سے جائیں۔

جیسا کہ عاشقِ ماہِ رسالت، امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

تِری سنّتوں پہ چل کر مِری رُوح جب نِکل کر چلے تُو گلے لگانا مدنی مدینے والے

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! جنّتی ابنِ جنّتی، صحابی ابنِ صحابی، حضرتِ ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی غلامی کا حقیقی جذبہ پانے اور دِل میں عشقِ رسول کی شمع روشن کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے پیارے پیارے ماحول سے وابستہ ہو جائیے، خوب مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے سُنّتوں کو عام کیجئے، اپنے چہرے پر سُنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی اور سر پر انگریزی بالوں کے بجائے سُنّت کے مطابق زُلفیں سجا کر ننگے سر گھومنے کے بجائے عمامہ شریف کا تاج سجا لیجئے۔ اللہ پاک اور اُس کے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری میں زندگی گُزارتے ہوئے تمام صحابہ و اہلِ بیت سے پیار کیجئے کیونکہ جیسے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے عقیدت و محبت ایمان کی سلامتی کے لئے بے حد ضروری ہے یونہی شفاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خیرات پانے کے لئے دِل میں اہلِ بیتِ اَطہار کی محبت بھی لازمی ہے۔ اِن دونوں عظیم ہستیوں کی محبت دِل میں ہو گی تو اِن شاءَ اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار ،اصحاب حضور　　نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

صَحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوَان کا نہایت ادب کیجئے

صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدِّین مراد آبادی رَحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مُسلمان کو چاہیے کہ صَحابۂ کِرام (علیہم الرضوان) کا نہایت اَدب رکھے اور دِل میں اِن کی عقیدت و محبت کو جگہ دے۔ اِن کی محبت حُضُور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی محبت ہے اور جو بدنصیب، صَحابہ (علیہم الرضوان) کی شان میں بے اَدَبی کے ساتھ زَبان کھولے وہ دشمنِ خدا و رسول ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھے۔ (سوانح کربلا، ص 31)

گستاخِ صَحابہ سے دُور رہو

حضرتِ علّامہ جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی رحمۃ اللہِ علیہ ”شرحُ الصُّدور“ میں لکھتے

ہیں: ایک شخص کی موت کا وَقت قریب آگیا تو اس سے کلمۂ طیِّبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادر نہیں ہوں کیوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا رکھتا تھا جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بُرا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔ (شَرحُ الصُّدُور، ص ۳۸ مرکز اہلسنت برکات رضا الہند)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! دوستی رکھنے کا یہ وَبال کہ مَرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تھا تو پھر جو لوگ خود توہین کرتے ہیں اُن کا کیا حال ہو گا! لہٰذا شیخین کریمین رضی اللہ عنہما سمیت تمام ہی صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کے گستاخوں سے دور و نُفُور رہنا ضَروری ہے۔ صِرف عاشقانِ رسول و مُحِبّانِ صَحابہ و اولیا کی صحبت اِختیار کیجئے، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دِیا (یعنی چراغ) اپنے دِل میں روشن کیجئے اور دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حقدار بنئے۔ اپنے بچوں کو بھی یہ سکھایئے کہ ہر صحابیٔ نبی جنّتی جنّتی۔

ہر صحابیٔ نبی	جنّتی جنّتی	حضرتِ عثمان بھی	جنّتی جنّتی
حضرتِ صدیق بھی	جنّتی جنّتی	فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی	جنّتی جنّتی	ہر زوجۂ نبی	جنّتی جنّتی

(سیرتِ عاشقِ اکبر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مزید معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کا 64 صفحات کا رسالہ "عاشقِ اکبر" اور تقریباً 700 صفحات کی کتاب "فیضانِ صدیق اکبر" پڑھئے، اِس کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

جنت کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابو الدرداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھے کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنّت میں داخل کردے؟ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ“ یعنی غُصّہ نہ کرو، تو تمہارے لئے جنّت ہے۔

(مجمع الزوائد، ج۸، ص ۱۳۴، حدیث ۱۲۹۹۰ دار الفکر بیروت)